السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بچوں کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ائمہ کرام رحمہ اللہ کا محدث کے قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کے جواز میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم یہ کہنا کہ محدث کےلیے قرآن مجید کو ہاتھ لگانا جائز ہے کیونکہ کوئی ایسی صحیح صریح دلیل نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ محدث کےلیے قرآن کو ہاتھ لگانا ممنوع ہے اور اصل براءت ذمہ اور عدم التزام ہے اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ طہارت کے بغیر قرآن مجید کو ہاتھ لگانا حلال نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ اہل یمن کی طرف جو خط روانہ کیا تھا اس میں یہ تھا:

لایمس القرآن الاطاہر» موارد الظمان الی زوائد ابن حبان حدیث 793 وسنن الدار قطنی حدیث 433»

''قرآن مجید کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگائے۔''

اور طاہر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو حدیث سے پاک ہو۔ یہ قول پہلے قول کی نسبت زیادہ صحیح ہے کیونکہ طاہر کا اگرچہ طہارت معنوی اور طہارت حسی کےلیے مشترک ہے لیکن خطاب شارح سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ''طاہر'' یہاں معنوی طہارت کےلیے نہیں بلکہ حسی طہارت کےلیے بولا گیا ہے کیونکہ معنوی طور پر طاہر تو مسلمان ہی ہوتا ہے۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ کیا ان کےلیے بھی وضو کرنا لازم ہے؟ یا یہ حکم ان کےلیے نہیں ہے کہ وہ قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کےلیے وضو کرے کیونکہ وہ غیر مکلف ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ اس کےلیے وضو لازم ہے لہذا اسے وضو ضرور کروایا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ زیادہ احتیاط تو اسی میں ہے اور پھر اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ ہم ان چھوٹے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے ادب واحترام کا بیج بو رہے ہیں اور اگر وضو کی پابندی کروانے میں دشواری ہو تو یہ ممکن ہے کہ وہ قرآن مجید کو کسی کپڑے وغیرہ سے ہاتھ لگائیں کیونکہ اگر درمیان میں کوئی چیز حائل ہو تو پھر محدث اور غیر محدث دونوں کےلیے قرآن مجید کو ہاتھ لگانا جائز ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص35

محدث فتویٰ